انہیں جانا انہیں مانا نہ رکھا غیر سے کام
لله الحمد میں دنیا سے مسلمان گیا
کتاب مستطاب نافع شیخ وشاب
مسمیٰ بہ
کشاف المکنون للظہور والبطون
المعروف
نام نہاد مولوی اور مفتی اور محدث کبیر وصغیر
اور فقیہ وعلامہ کا حال اوران کا حکم
مفتی محمد عبدالوہاب خان

کتاب کے بارے میں ……!

نام کتاب	:	کشاف المکنون للظہور والبطون
المعروف بہ	:	نام نہاد مولوی اور مفتی اور محدث کبیر و صغیر اور فقیہ و علامہ کا حال اور ان کا حکم
مصنف	:	تاجدار رضویت حضرت مولانا مفتی محمد عبدالوہاب خان القادری الرضوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
تاریخ تصنیف	:	11/محرم الحرام 1426ھ/مطابق 21/فروری 2005
کمپوزنگ/گرافکس	:	آل رحمٰن گرافکس
ناشر	:	بزم اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ

پیش لفظ

از محمد جواد رضا خاں جامؔی

صاحبزادہ حضور تاجدار رضویت مفتی محمد عبدالوھاب خاں رضی اللہ عنہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی ونسلم علیٰ رسولہ الکریم اما بعد

حضور تاجدار رضویت حضرت علامہ مولٰینا مفتی محمد عبدالوہاب خاں القادری الرضوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بالرضا سرمدی نے آخری زمانہ حیات میں جس فتنے کے خلاف تاریخ ساز بے مثال کام سرانجام دیا' وہ ترابیہ کی سرکوبی ہے' زیر نظر کتاب **کشاف المکنون للظھور والبطون** المعروف ''نام نہاد مولوی اور مفتی اور محدث کبیر وصغیر اور فقیہ وعلامہ کا حال اور ان کا حکم'' آپ کے اسی کار عظیم کے سلسلے کی کڑی ہے۔

زیر نظر کتاب میں حضور تاجدار رضویت رضی اللہ عنہ نے آیات قرآنی حدیث محبوب ربانی' فقہائے اسلام کے اقوال کی تابانی' امام اہلسنت کے فرامین کی فراوانی سے حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ کی تعظیم کے تقاضے بیان فرمائے ہیں' جن کے مطالعے سے حق واضح ہوجاتا ہے کہ حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم کس اعلیٰ درجہ کی احتیاط چاہتی ہے' اور سسر اور داماد جیسے رکیک الفاظ ہرگز ہرگز ان کی شان کے لائق نہیں۔

تقابل کیجئے! اللہ جل مجدہ ان کی رفعت وشان کی خاطر ان کی تعظیم وادب کا درس قرآن مجید فرقان حمید میں مسلمانوں کو تعلیم فرما رہا ہے' اور ترابیہ کبیر یہ ان کی تنقیص شان کی خاطر داماد وسسر جیسے عامیانہ الفاظ کو جائز ہی نہیں بلکہ بے کراہت جائز کہہ کر ان کی شان میں اہانت ودشنام کو رائج کیا چاہتے ہیں۔

اے عزیز! ایک طرف قرآن ہے حکم رحمٰن ہے' دوسری طرف ابلیس ہے اغوائے شیطان ہے' چن لے جو راہ چننی ہے' قرآن کا متبع ہو کر جنت کا راستہ لے' یا شیطان کی پیروی کر کے جہنم کا راہ لے' دونوں تیرے اختیار میں ہے' دونوں راہیں تیرے سامنے ہیں' جس کا قصد کرے گا پائے گا' اسی نیکی اور بدی کے امتیاز کی خاطر تو عالم شہادت دنیا میں بھیجا گیا ہے' اگر قرآن سے تیری تسلی نہ ہو' تو تیری شقاوت کا کوئی جواب نہیں' اگر قرآن تیرے لئے شفاء و رحمة للمومنین ہوا تو تجھ پر رحمتوں کا حساب نہیں' ورنہ ولا یزید الظٰلمین الا خسارہ کرتا ہے تیرے عذاب بے حساب کی طرف اشارہ۔

بھلا دیکھ تو سہی! قرآن کے تیس پارے کس کی ثنا میں مشغول ہیں' کس کی تعظیم کس کا ادب تعلیم کرتے ہیں' کیا اس مکین لامکاں صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم کی شان ایسے رکیک الفاظ کے استعمال کی اجازت دیتی ہے؟ حاشا اللہ ہرگز نہیں، کہ وہ بارگاہ عظیم اس کا کیا کہنا، امام اہلسنت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :

وہی لامکاں کے مکیں ہوئے سر عرش تخت نشیں ہوئے
وہ نبی ﷺ ہیں جس کے ہیں یہ مکاں وہ خدا ہے جس کا مکاں نہیں
وہ شرف کہ قطع ہیں نسبتیں وہ کرم کہ سب سے قریب ہیں
کوئی کہہ دو یاس و امید سے وہ کہیں نہیں وہ کہاں نہیں

ادب گاہیست زیر آسمان از عرش نازك تر
نفس گم کردہ می آید جنید و بایزید ایں جا

وہ لوگ جو مُصر ہیں بارگاہ رسالت میں اہانت اور دشنام کو رواج دینے کیلئے وہ آج نہیں تو کل سہی :

كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ ۝ ثُمَّ كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ ۝ " سورة النباء ۝ 4,5

''ہاں ہاں! اب جان جائیں گے، پھر ہاں ہاں جان جائیں گے۔''

کہ اللہ عزوجل کے حضور حاضری ہوگی اور ضرور ہوگی :

اِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ كَانَ مِيْقَاتًا ۝ يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ فَتَاْتُوْنَ اَفْوَاجًا ۝ " سورة النباء ۝ 17,18

''بے شک فیصلہ کا دن ٹھہرا ہوا وقت ہے، جس دن صور پھونکا جائے گا، تو تم چلے آؤ گے فوجوں کی فوجیں۔''

اور ایسے بدبخت و بدنصیب کیلئے :

اِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا ۝ لِّلطَّاغِيْنَ مَاٰبًا ۝ " سورة النباء ۝ 21,22

''بے شک جہنم تاک میں ہے، سرکشوں کا ٹھکانہ۔''

اور اس سے چھٹکارا نہیں۔ اور جہنم میں کیا ہے آج ہی جان لیں :

لَا يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا بَرْدًا وَّ لَا شَرَابًا ۝ اِلَّا حَمِيْمًا وَّ غَسَّاقًا ۝ " سورة النباء ۝ 24,25

''اس میں کسی طرح کی ٹھنڈک کا مزہ نہ پائیں اور نہ کچھ پینے کو، مگر کھولتا پانی اور دوزخیوں کا جلتا پیپ۔''

حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جناب میں سسر اور داماد جیسے رکیک الفاظ استعمال کرنے کا فتویٰ دیتے وقت شہنشاہ حقیقی حضرت جل جلالہ کی بارگاہ عدالت کو بھولے ہوئے تھے کہ :

اِنَّهُمْ كَانُوْا لَا يَرْجُوْنَ حِسَابًا ۝ " سورة النباء ۝ 27

''بے شک انہیں حساب کا خوف نہ تھا۔''

قرآن کا سکھایا ہوا ادب لا تقولوا راعنا اور لا تجعلوا دعاء الرسول بینکم چھوڑ کر داما دوسرجیسے رکیک الفاظ استعمال کیے تو بے شک :

وَّ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا كِذَّابًا ۝ فَذُوْقُوْا فَلَنْ نَّزِيْدَكُمْ اِلَّا عَذَابًا ۝ " سورة النباء ۝ 28,29

''اور انہوں نے ہماری آیتیں حد بھر جھٹلائیں' اب چکھو کہ ہم تمہیں نہ بڑھائیں گے مگر عذاب۔''

اور جو ایسے واہیات فتویٰ سے لاتعلق رہا' حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عظمت و شان کی سربلندی کیلئے سربکف رہا' اقوال فقہاء کے دامن کرم سے وابستہ رہا اور اللہ رب العٰلمین کا خوف کیا اس کیلئے ارشاد ہے :

اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ مَفَازًا ۝ " سورة النباء ۝ 31

''بے شک ڈر والوں کو کامیابی کی جگہ ہے۔''

اور یہی نہیں بلکہ بے نہایت کرم و احسان ہو گا جس کا تصور بھی محال ہے :

جَزَآءً مِّنْ رَّبِّكَ عَطَآءً حِسَابًا ۝ " سورة النباء ۝ 36

''صلہ تمہارے رب کی طرف سے نہایت کافی عطا۔''

حضور تاجدار رضویت رضی اللہ عنہ نے تمام احکام کھول کھول کر سنا ڈالے' کوئی راہ مخفی نہ رکھی :

فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ مَاٰبًا ۝ " سورة النباء ۝ 39

''اب جو چاہے اپنے رب کی طرف راہ بنالے۔''

......سلام ہے اس پر جس نے قرآن سے رہبری کی'

......سلام ہے اس پر جس نے حدیث سے رہنمائی فرمائی'

......سلام ہے اس پر جس نے فقہائے کرام کا دامن نہ چھوڑا'

......اور سلام ہے اس پر جو ان فقہا کے دامن اقدس سے ایسا لپٹا کہ مبارکپور و بریلی سے اٹھنے والی کالی آندھیاں بھی اسکے پائے استقامت کو جنبش نہ دے سکیں'

......سلام ہے اس پر جس کا ہر ہر نفس عشق مصطفیٰ علیہ التحیة و الثناء میں پورپورڈوبا رہا'

......سلام ہے اس پر جس کی آخری سانس بھی عظمت مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پرچار میں خارج ہوئی'

......سلام ہے اس پر جو دنیائے اسلام کا چمکتا ہوا چاند تھا'

......سلام ہے اس پر جس کی ہیبت سے ترابیوں کبیریوں اختریوں کے دل کانپتے رہے'

......سلام ہے اس پر جس نے اپنی شان وشوکت' اپنی عزت و ناموس اپنا وقار اپنی خاندان اپنا سب کچھ اپنے آقا و مولیٰ سید

الانس والجان محبوب حنان ومنان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر نثار کردیا'

......سلام ہے اس پر جسے دنیائے رضویت تاجدار رضویت کہتی ہے'

رضی اللہ الوهاب الناصح عنه

!......اور سلام ہے اس پر جو ہدایت کا پیرو ہو'......سلام ہے اس پر جو قرآن کی راہ لے'

!......سلام ہے اس پر جو حدیث سے ہدایت لے'......سلام ہے اس پر فقہائے کرام کا دامن نہ چھوڑے'

!......سلام ہے اس پر جو عظمت مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنے قلب میں راسخ کرے'

!......سلام ہے اس پر جو اللہ ورسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خوشنودی حاصل کرے'

!......سلام ہے اس پر جو ابلیس لعین کو اذیت دے'

!......سلام ہے اس پر جو قرآن حدیث اور فقہائے کرام کے بتائے ہوئے راستے پر چلے'

!......سلام ہے اس پر جو رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو امام المرسلین نبی الانبیاء مانے اور جانے۔

اِنَّا اَنْذَرْنٰكُمْ عَذَابًا قَرِيْبًا يَّوْمَ يَنْظُرُ الْمَرْءُ مَا قَدَّمَتْ يَدٰهُ وَ يَقُوْلُ الْكٰفِرُ يٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ تُرٰبًا

" سورة النباء ۞ 40

''ہم تمہیں ایک عذاب سے ڈراتے ہیں کہ نزدیک آ گیا جس دن آدمی دیکھے گا جو کچھ اس کے ہاتھوں نے آگے بھیجا اور کافر کہے گا ہائے میں کسی طرح خاک ہو جاتا۔''

وما علينا الا البلاغ

فقير حقير محمد جواد رضا خاں القادری الرضوی غفرله

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم

نَحْمَدُهٗ وَ نُصَلِّی وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ اما بعد قد قال اللہ تعالیٰ فی القرآن الحکیم و الفرقان الکریم یا أَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُواْ اتَّقُواْ اللّٰهَ وَکُونُواْ مَعَ الصَّادِقِیْنَ۝

''اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ رہو۔''

برادران ملت! یہ نہ دیکھو! کہ یہ مولوی ہے' یا حافظ ہے قاری ہے' مفتی' محدث صغیر وکبیر ہے' آپ کو پہلے یہ دیکھنا واجب ہے کہ کسے باشد کوئی بھی ہے یہ ہدایت پر بھی ہے یا نہیں ہے۔

اور جو ہدایت پر ہوا گر چہ وہ ان پڑھ دیہاتی ہی کیوں نہ ہو' اس کو اپنے دین کا رفیق بناؤ اور اس کے ساتھ ملکر دین کے عقائد سیکھو اور سکھاؤ۔

اے عزیز! شیطان نے اللہ عزوجل کے حضور قسم کھائی کما قال تعالیٰ :

قَالَ فَبِعِزَّتِکَ لَأُغْوِیَنَّهُمْ أَجْمَعِیْنَ ☆ إِلاَّ عِبَادَکَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِیْنَ (ص :81,82)

''بولا تیری عزت کی قسم ضرور میں ان سب کو گمراہ کر دوں گا' مگر جو ان میں تیرے چنے ہوئے بندے ہیں۔''

تو شیطان مولویوں اور مفتیوں کو گمراہ کرنے کی سعی تام کرتا ہے' وہ جانتا ہے کہ اگر ایک مولوی یا مفتی کو گمراہ کر دیا تو ایک قوم کو گمراہ کر دیا۔

چنانچہ شیطان ملعون نے مولویوں مفتیوں کو دولت کا لالچ دیا' اور آج کے مولوی اور مفتی شیطان ملعون کے پھندے میں ایسے گرفتار ہوئے کہ دین کو دولت لیکر فروخت کرنا شروع کر دیا' ان مولویوں اور مفتیوں نے دولت کو ہی اپنا متاع دین وایمان سمجھ کر رکھا ہے' اور دین وایمان جو کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم کا نام ہے' اس کو فراموش کر دیا۔

چنانچہ وقت کے نام نہاد مولوی اور مفتی اور محدث وغیرہ جو مال و دولت کے پیچھے بھاگ رہے ہیں' انہیں دین کی مطلقاً پرواہ نہیں' حرام کو حلال اور حلال کو حرام کر دینا' تو ان کے نزدیک کوئی مسئلہ ہی نہیں' اب تو اسلام کو معاذ اللہ کفر اور کفر کو العیاذ باللہ تعالیٰ اسلام ثابت کرتے' ان کو دیر نہیں لگتی۔ ان مولویوں سے بہتر تو وہ مسلمان جو ان پڑھ عامۃ الناس دیہاتی ہیں' جو اپنے عقائد اسلامی پر سختی سے قائم ہیں۔

اور آج کے مولوی کو دولت کی طمع ہے' اور دین کی پرواہ نہیں' اس دور میں جو فتنے پیدا ہوئے' وہ کسی سے پوشیدہ نہیں' خاص اہل سنت اور بریلوی کہلانے والے' سنیت اور بریلویت کے علمبردار کتنے فرقوں میں بٹ چکے ہیں' ان میں چند حالیہ فرقے یہ ہیں :

گوھر شاھی فرقہ

☆1......گوہر شاہی فرقہ بھی سنیت اور بریلویت کا دعوے دار تھا' آج اس کا مقام ظاہر و باہر ہے۔

طاھری فرقہ

☆2......یہ بھی سنیت اور بریلویت کا دعوے دار اور پیر طاہر علاء الدین علیہ الرحمہ کا بظاہر بندۂ بیدام مسمّٰی طاہر القادری نے اس فرقہ کو جنم دیا۔

سعیدی فرقہ

☆**3**......یہ علامہ احمد سعید کاظمی کی مالا جپتے ہوئے میدان میں آیا' اور حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو معاذ اللہ گناہ (ذنب) کی معافی مانگنے والا کہتا' اور اسی پر فخر کرتا ہے۔

حالانکہ مسلمانوں سے یہ بات پوشیدہ نہیں' بلکہ خوب واضح ہے' کہ مجموعہ عقائد کا نام ایمان ہے' تو عقیدہ تو یہ ہے کہ انبیاء مرسلین وملائکہ مقربین علیہم الصلوٰۃ والتسلیم معصوم ہیں' اس کے باوجود اپنے عقیدے کی نفی کرتے اور نبی الانبیاء وسید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو معاذ اللہ ذنب (گناہ) کا مرتکب بتاتے اور ''اپنے گناہ کی معافی چاہو'' کا عیب لگاتے۔

اور اسی امر کو دلیل بناتے' سیدی اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام جپتے اور انہی کے ترجمہ قرآن کنز الایمان کو گویا ناقص جانتے اور ان کے کئے ہوئے ترجمہ سے بغاوت کرتے ہیں' حالانکہ یہ امر رحمۃ للعلمین کے منافی ہے' ماسوائے اللہ عزوجل کے تمام عالم کیلئے رحمت یعنی راحم ہو' اور اللہ عزوجل ان کیلئے ارشاد فرماتا ہے :

وَمَا أَرْسَلْنَاکَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ

''اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہاں کیلئے۔''

اس آیت کریمہ میں حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان کا مالک ومولیٰ اللہ جلیل وجبار سارے جہاں کیلئے رحمت فرمائے' خاکش بدہن یہ ان پر عیب لائیں اور ذنب (گناہ) کا مرتکب ٹھہرائیں اور اس کا ثبوت آیت کریمہ لِيَغْفِرَ لَکَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِن ذَنبِکَ وَمَا تَأَخَّرَ سے لائیں' اور صاف صاف بک جائیں' کہ ذنب بمعنی خطا اور لغزش ہے۔

اور اس مغفرت سے مراد (معاذ اللہ) حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تمام اگلی پچھلی لغزشوں اور خطاؤں کی معافی (العیاذ باللہ تعالیٰ) مانگنے والا بتائیں۔

اور طلب معافی کیلئے جرم لازم' جو مجرم ہوگا' وہ معافی طلب کرے گا' اور یہ لوگ خاکش بدہن معاذ اللہ حضور پرنور شافع یوم النشور احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ذنب (گناہ) کا بہتان لگاتے ہیں' لغزش وخطا اور زحمت میں مبتلا بتائیں معاذ اللہ' کہ رحمت کی ضد زحمت ہے اور گناہ زحمت ہے تو جو زحمت میں مبتلا ہوگا وہ دوسروں کے لئے کیسے رحمت بن سکتا ہے؟

ترابی فرقہ

☆**4**......جن کا ایمان یہ ہے کہ :

الف......ﷺ''ہم کسی بھی مسلمہ اسلامی فرقہ کو کافر اور اس کے افراد کو واجب القتل قرار دینا غیر اسلامی' قابل تعزیز اور قابل نفرت فعل تصور کرتے ہیں۔''

ب...... ”اور یہ کہ انتظامیہ کو چاہئے کہ وہ ایسے اجتماعات منعقد کرائے، جن سے تمام مکاتب فکر کے علماء بیک وقت خطاب کر کے ملی یکجہتی کا عملی مظاہرہ کریں۔“

ج...... ”اور یہ مختلف مکاتب فکر کے متفقات اور مشترکہ عقائد کی تبلیغ اور نشر و اشاعت کا اہتمام کیا جائے۔“ (ضابطۂ اخلاق)

د...... ”لفظ ختن و داماد مصطفیٰ اور خسر کے استعمال پر یعنی یہ الفاظ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف نسبت کر کے استعمال کرنا بلا شبہ جائز ہے، کفر نہیں، البتہ استخفاف کی نیت یا مواقع پر استعمال کرنا کفر ہے۔“ ملخصاً (تحریری دستاویز)

تنبیہ .... یہ ترابی فرقہ استخفاف کی نیت سے سسر و داماد کے استعمال کرنے کو کفر مانتا ہے۔

کبیری فرقہ

☆5...... کبیری فرقہ کا ایمان یہ ہے کہ :

”حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں لفظ داماد و خسر کا استعمال بے کراہت جائز ہے۔“

پھر بانگ دہل اعلان کرتا ہے کہ :

”لفظ داماد و خسر لغت و عرف میں بیان رشتہ کیلئے آتے ہیں، ہاں! اہانت و دشنام کیلئے بھی ان کا استعمال رائج ہے۔“

گویا یوں کھلے بندوں اعلانیہ یہ فخر سے کہتا ہے کہ

”ہم معاذ اللہ اعلانیہ گالیاں دیتے ہیں، کون ہے کوئی روکنے والا، کہ ہم محدث کبیر بھی ہیں اور ممتاز الفقہاء بھی ہم کو کلی اختیار ہے کہ جس کو چاہیں جائز یا ناجائز کہہ دیں، وہی حق ہے۔“

کبیری فرقہ میں نیت کی بھی قید نہیں بلکہ صراحتاً اور اعلانیہ جن الفاظ کا استعمال کرنا اہانت اور دشنام کیلئے بھی رائج ہے وہ بھی معاذ اللہ خاکش بدہن حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے جائز مانتا ہے، یعنی وہ الفاظ جو اہانت اور دشنام کیلئے رائج ان کو اعلان کے ساتھ جائز ماننا یہ کبیری فرقہ کا فخر اور طرۂ امتیاز ہے، کہ اس طرح اعلانیہ توہین سرکار ابد قرار احمد مختار محبوب پروردگار کی جارہی ہے ع:

دز دے کـــــہ در کف چـــراغ دارد

عزیزان ملت! یہ ہیں مولوی و مفتی اور محدث کبیر وغیرہ چنانچہ ایسے مولویوں سے بچئے اور دور و مہجور ہو کر رہئے کہ مخبر صادق حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں :

اذا کان اخر الزمان و اختنت الا ھوا فعلیکم بدین اھل البلادیة و النساء (جامع صغیر اول: 33)

”جب آخر زمانے میں جب لوگوں میں نظریاتی اختلافات رونما ہو جائیں تو دیہاتی لوگوں اور عورتوں کے عقائد پر کاربند ہو جانا، اس لیے کہ غیر تعلیم یافتہ دیہاتی مرد اور عورتیں عموماً علماء کی بداعتقادیوں اور تخریب کاریوں سے محفوظ ہوتے ہیں۔“

پس مسلمانوں کو چاہیئے کہ ایسے مولویوں ومفتیوں اور محدث کبیر وغیرہ سے دور رہیں' یہ مخبر صادق محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے' اب ملاحظہ ہو کہ اللہ رب العزت وجل جلالہ کیا ارشاد فرماتا ہے' اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نقل فرماتے ہیں :

تمہارا رب عزوجل فرماتا ہے :

الم ☆أَحَسِبَ النَّاسُ أَن يُتْرَكُوا أَن يَقُولُوا آمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُونَ (العنکبوت 2)

''کیا لوگ اس گھمنڈ میں ہیں کہ اتنا کہہ لینے پر چھوڑ دیئے جائیں گے' کہ ہم ایمان لائے' اور ان کی آزمائش نہ ہوگی۔''

''یہ آیت مسلمانوں کو ہوشیار کر رہی ہے کہ دیکھو کلمہ گوئی اور زبانی ادعائے مسلمانی پر تمہارا چھٹکارا نہ ہوگا' ہاں ہاں سنتے ہو آزمائے جاؤ گے آزمائش میں پورے نکلے تو مسلمان ٹھہرو گے۔ ہر شے کی آزمائش میں یہی دیکھا جاتا ہے کہ جو باتیں اس کے حقیقی واقعی ہونے کو درکار ہیں وہ اس میں ہیں یا نہیں' ابھی قرآن وحدیث ارشاد فرما چکے کہ ایمان کے حقیقی وواقعی ہونے کو دو باتیں ضرور ہیں' محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم اور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت کو تمام جہاں پر تقدیم' تو اس کی آزمائش کا یہ صریح طریقہ ہے' کہ تم کو جن لوگوں سے کیسی ہی تعظیم کتنی ہی عقیدت کتنی ہی دوستی کیسی ہی محبت کا علاقہ ہو جیسے تمہارے باپ' تمہارے استاذ' تمہارے پیر' تمہاری اولاد' تمہارے بھائی' تمہارے احباب تمہارے بڑے' تمہارے اصحاب تمہارے مولوی' تمہارے حافظ' تمہارے مفتی' تمہارے واعظ وغیرہ وغیرہ کسے باشد جب وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی کرے (مسلمانو! جس نے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں وہ الفاظ بے کراہت جائز لکھ دیئے جو اہانت اور دشنام کیلئے رائج ہیں' کیا اس نے صریح گستاخی نہ کی؟ ہاں کی اور ضرور کی) اصلاً تمہارے قلب میں ان کی عظمت ان کی محبت کا نام ونشان نہ رہے فوراً ان سے الگ ہو جاؤ' دودھ سے مکھی کی طرح نکال کر پھینک دو۔ان کی صورت' ان کے نام سے نفرت کھاؤ پھر نہ تم اپنے رشتے علاقے دوستی الفت کا پاس کرو نہ اس کی مولویت مشیخیت بزرگی فضیلت کو خاطر میں لاؤ' کہ آخر یہ جو کچھ تھا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی کی غلامی کی بنا پر تھا' جب یہ شخص انہیں کی شان میں گستاخ ہوا پھر ہمیں اس سے کیا علاقہ رہا' اس کے جبے عمامے پر کیا جائیں کیا بہتیرے یہودی جبے نہیں پہنتے عمامے نہیں باندھتے اس کے نام علم وظاہری فضل کو لیکر کیا کریں کیا بہتیرے پادری بکثرت فلسفی بڑے بڑے علوم وفنون نہیں جانتے' اور اگر یہ نہیں بلکہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مقابل تم نے اس کی بات بنانی چاہی اس نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی گستاخی کی اور تم نے اس سے دوستی نباہی یا اسے ہر برے سے بدتر برا نہ جانا یا اسے برا کہنے پر برا مانا یا اسی قدر کہ تم نے اس امر میں بے پرواہی منائی' یا تمہارے دل میں اس کی طرف سے سخت نفرت نہ آئی تو للہ اب تمہیں انصاف کر لو کہ تم ایمان کے امتحان میں کہاں پاس ہوئے' قرآن وحدیث نے

جس پر حصول ایمان کا مدار رکھا تھا' اس سے کتنی دور نکل گئے' مسلمانو! کیا جس کے دل میں محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم ہوگی' وہ ان کے بدگو کی وقعت کر سکے گا اگرچہ اس کا پیر یا استاد یا پدر ہی کیوں نہ ہو کیا جسے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمام جہان سے زیادہ پیارے ہوں وہ ان کے گستاخ سے فوراً سخت شدید نفرت نہ کریگا اگرچہ اس کا دوست یا برادر یا پسر ہی کیوں نہ ہو للہ اپنے حال پر رحم کرو اور اپنے رب کی بات سنو۔'' (تمہید ایمان: 2 تا 6)

تنبیہ

اس آیت کریمہ اور توضیح کلمات سے خوب واضح ہوگیا کہ جس نے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قدر نہ کی اور ان کی شان میں گستاخی کی اگرچہ وہ مولوی ہو یا مفتی' یا محدث کبیر وغیرہ ہوں وہ مسلمان جس کے قلب میں ایمان ہے' اور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت ہے وہ ان تمام گستاخوں سے ناطہ توڑ دے گا اور ان سے اپنا منہ موڑ لے گا' ان سے سخت شدید نفرت کرے گا' ان کی صورتیں دیکھنا بھی گوارا نہ کرے گا۔ پھر فرماتے ہیں :

''للہ! اپنے حال پر رحم کرو اور اپنے رب کی بات سنو دیکھو وہ کیونکر تمہیں اپنی رحمت کی طرف بلاتا ہے' دیکھو

تمہارا رب عزوجل فرماتا ہے :

لَا تَجِدُ قَوْماً يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ يُوَادُّونَ مَنْ حَادَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَوْ كَانُوا آبَاءهُمْ أَوْ أَبْنَاءهُمْ أَوْ إِخْوَانَهُمْ أَوْ عَشِيرَتَهُمْ أُوْلَئِكَ كَتَبَ فِي قُلُوبِهِمُ الْإِيْمَانَ وَأَيَّدَهُم بِرُوحٍ مِّنْهُ وَيُدْخِلُهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ أُوْلَئِكَ حِزْبُ اللَّهِ أَلَا إِنَّ حِزْبَ اللَّهِ هُمُ الْمُفْلِحُونَ (المجادلة : 22)

''تو نہ پائے گا انہیں جو ایمان لاتے ہیں اللہ اور اس قیامت پر کہ ان کے دل میں ایسوں کی محبت آنے پائے' جنہوں نے اللہ و رسول سے مخالفت کی چاہے وہ ان کے باپ یا بیٹے یا بھائی یا عزیز ہی کیوں نہ ہوں' یہ ہیں وہ لوگ جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان نقش کر دیا' اور اپنی طرف کی روح سے ان کی مدد فرمائی اور انہیں باغوں میں لے جائے گا جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں' ہمیشہ رہیں گے ان میں' اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی' یہی لوگ اللہ والے ہیں' سنتا ہے اللہ والے ہی مراد کو پہنچے۔''

اس آیت کریمہ میں صاف فرما دیا کہ جو اللہ یا رسول اللہ کی جناب میں گستاخی کرے' مسلمان اس سے دوستی نہ کرے گا' جس کا صریح مفاد ہوا کہ جو اس سے دوستی کرے' وہ مسلمان نہ ہوگا' پھر اس حکم کا قطعاً عام ہونا بالتصریح ارشاد فرمایا کہ باپ بیٹے' بھائی عزیز' سب کو گنایا' یعنی کوئی کیسا ہی تمہارے زعم میں معظم یا کیسا ہی تم میں بالطبع محبوب ہو' ایمان ہے تو گستاخی کے بعد اس سے محبت نہیں رکھ سکتے' اس کی وقعت نہیں مان سکتے' ورنہ مسلمان نہ رہو گے۔''

تنبیہ

جب باپ بیٹے بھائی وغیرہ اور کسے باشد کوئی بھی بزعم خویش تمہارا معظم ہو کسے باشد وہ مولوی ہو یا مفتی یا محدث کبیر جب انہوں نے سرکار ابدقرار احمد مختار محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی کی‘ اور وہ الفاظ جو اہانت اور دشنام کیلئے رائج مانے اور انہی الفاظ کو حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے معاذ اللہ بے کراہت جائز لکھ دیئے تو اب وہ مسلمان ہی نہ رہے‘ چہ جائیکہ مولوی و مفتی ہو‘ وہ اللہ اور اس کے رسول اور مسلمانوں کے دشمن ہیں‘ ان سے نفرت کرنا‘ دشمن جاننا ہی ایمان کی علامت ہے‘ اور جو ان کو اچھا جانے یا محبت کرے‘ وہ ہرگز مسلمان نہیں‘ جو مسلمان ہیں وہ ایسے لوگوں سے ہمیشہ دور رہینگے۔ پھر فرماتے ہیں :

’’مولیٰ سبحانہ تعالیٰ کا اتنا فرمانا ہی مسلمان کیلئے بس تھا‘ مگر دیکھو وہ تمہیں اپنی رحمت کی طرف بلاتا‘ اپنی عظیم نعمتوں کا لالچ دلاتا ہے‘ کہ اگر اللہ و رسول کی عظمت کے آگے تم نے کسی کا پاس نہ کیا‘ کسی سے علاقہ نہ رکھا‘ (اگرچہ وہ باپ ہو یا بیٹا‘ مولوی ہو یا مفتی یا محدث کبیر وغیرہ‘ سب سے قطع تعلق کیا اور ان سے نفرت کی) تو تمہیں کیا کیا فائدے حاصل ہونگے۔

1.... اللہ تعالیٰ تمہارے دلوں میں ایمان نقش کر دے گا‘ جس میں انشاء اللہ تعالیٰ حسن خاتمہ کی بشارت جلیلہ ہے‘ کہ اللہ کا لکھا نہیں مٹتا۔

2.... اللہ تعالیٰ روح القدس سے تمہاری مدد فرمائے گا۔

3.... تمہیں ہیشگی کی جنتوں میں لے جائے گا‘ جن کے نیچے نہریں رواں ہیں۔

4.... تم اللہ کے گروہ کہلاؤ گے‘ اللہ والے ہو جاؤ گے۔

5.... منہ مانگی مرادیں پاؤ گے بلکہ امید و خیال و گمان سے کروڑ درجے فزوں۔

6.... سب سے زیادہ یہ کہ تم سے اللہ تعالیٰ راضی ہوگا۔

7.... یہ کہ فرماتا ہے کہ میں تم سے راضی تم مجھ سے راضی‘ بندے کیلئے اس سے زائد کیا نعمت ہوگی کہ اس کا رب اس سے راضی ہو‘ مگر انتہائے بندہ نوازی یہ کہ فرمایا اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی۔ مسلمانو! خدا لگتی کہنا اگر آدمی کروڑ جانیں رکھتا ہو‘ اور وہ سب کی سب ان عظیم دولتوں پر نثار کر دے‘ تو واللہ مفت پائیں‘ زید و عمر (باپ بیٹا مولوی‘ مفتی محدث صغیر و کبیر) سے علاقہ تعظیم و محبت یکلخت قطع کر دینا‘ کتنی بڑی بات ہے‘ جس پر اللہ تعالیٰ ان بے بہا نعمتوں کا وعدہ فرما رہا ہے‘ اور اس کا وعدہ یقیناً سچا ہے‘ قرآن عظیم کی عادت کریمہ ہے‘ کہ جو حکم فرماتا ہے‘ جیسا کہ اس کے ماننے والوں کو اپنی نعمتوں کی بشارت دیتا ہے‘ نہ ماننے والوں پر اپنے عذابوں کا تازیانہ بھی رکھتا ہے‘ کہ جو پست ہمت نعمتوں کے لالچ میں نہ آئیں‘ سزاؤں کے ڈر سے راہ پائیں‘ وہ عذاب بھی سن لیجئے :

تمہارا رب عزوجل فرماتا ہے :

يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُواْ لاَ تَتَّخِذُواْ آبَاءكُمْ وَإِخْوَانَكُمْ أَوْلِيَاء إَنِ اسْتَحَبُّواْ الْكُفْرَ عَلَى الإِيْمَانِ وَمَن يَتَوَلَّهُم مِّنكُمْ فَأُوْلَـئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ (سورۃ توبۃ : 23)

"اے ایمان والو! اپنے باپ اپنے بھائیوں کو دوست نہ بناؤ اگر وہ ایمان پر کفر پسند کریں اور تم میں جو ان سے رفاقت کریں اور وہی لوگ ستم گار ہیں۔"

حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی گستاخی کفر ہے' اور جس نے کہہ دیا کہ وہ الفاظ جو اہانت ودشنام کیلئے بھی رائج ہیں وہ معاذ اللہ حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے استعمال کرنا جائز ہیں۔

تو کیا وہ شخص گستاخ نہ ہوگا؟ ہاں! گستاخ ہوگا' اور ضرور ہوگا۔ تو اس شخص نے یقیناً کفر کیا' تو کیا اس نے ایمان پر کفر کو پسند نہ کیا' کیا اور ضرور کیا۔ اس کیلئے حکم فرمایا جارہا ہے' کہ ان کو دوست نہ بناؤ اگر چہ تمہارے باپ اور بھائی ہوں' تو ان کے مقابلے میں ایسے گستاخ مولویوں مفتیوں محدث صغیر وکبیر کو دوست بنانا یا رفاقت اختیار کرنا' ضرور ظلم ہے' تو ایسے ظالموں سے بھی دور ومہجور رہنے کا حکم دیا گیا۔

"اور فرماتا ہے :

يَـا أَيُّهَـا الَّـذِيْنَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاء (الیٰ قوله تعالیٰ) تُسِرُّونَ إِلَيْهِم بِالْمَوَدَّةِ وَأَنَا أَعْـلَـمُ بِـمَا أَخْفَيْتُمْ وَمَا أَعْلَنتُمْ وَمَن يَفْعَلْهُ مِنكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَاء السَّبِيْلِ (الـیٰ قوله تعالیٰ) لَن تَنفَعَكُمْ أَرْحَامُكُمْ وَلَا أَوْلَادُكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَفْصِلُ بَيْنَكُمْ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيْرٌ (الممتحنة : 1,3)

"اے ایمان والو! میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ تم چھپ کر ان سے دوستی کرتے ہو' اور میں خوب جانتا ہوں جو تم چھپاتے اور جو ظاہر کرتے ہو' اور تم میں جو ایسا کرے گا' وہ ضرور سیدھی راہ سے بہکا' تمہارے رشتے اور تمہارے بچے کچھ نفع نہ دیں گے' قیامت کے دن تم میں' اور تمہارے پیاروں میں جدائی ڈال دے گا' کہ تم میں ایک دوسرے کے کچھ کام نہ آسکے گا' اور اللہ تمہارے اعمال کو دیکھ رہا ہے۔"

اور فرماتا ہے :

وَمَن يَتَوَلَّهُم مِّنكُمْ فَإِنَّهُ مِنْهُمْ إِنَّ اللّهَ لاَ يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِيْنَ (المائدة : 51)

"جو تم میں ان سے دوستی کرے گا' تو بیشک وہ ان ہی میں سے ہے' بے شک اللہ ہدایت نہیں کرتا ظالموں کو۔"

پہلی دو آیتوں میں ان سے دوستی کرنے والوں کو ظالم وگمراہ ہی فرمایا تھا' اس آیۂ کریمہ میں بالکل تصفیہ فرمادیا کہ جو ان سے دوستی رکھے وہ بھی ان ہی میں سے ہے' ان ہی کی طرح کافر ہے' ان کے ساتھ ایک رسی میں باندھا جائیگا' اور وہ کوڑا بھی یاد رکھئے کہ تم چھپ چھپ کر ان سے

میل رکھتے ہو اور میں تمہارے چھپے ظاہر سب کو خوب جانتا ہوں اب وہ رسی بھی سن لیجئے جس میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی کرنے والے باندھے جائیں گے، والعیاذ باللہ تعالیٰ

تمہارا رب عزوجل فرماتا ہے :

وَالَّذِيْنَ يُؤْذُونَ رَسُولَ اللّهِ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيْمٌ (سورۃ التوبۃ : 61)

''وہ جو رسول اللہ کو ایذا دیتے ہیں ان کیلئے دردناک عذاب ہے۔''

اور فرماتا ہے :

إِنَّ الَّذِيْنَ يُؤْذُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأَعَدَّ لَهُمْ عَذَاباً مُّهِيْناً

(سورۃ الاحزاب : 57)

''بے شک جو لوگ اللہ و رسول اللہ کو ایذا دیتے ہیں، ان پر اللہ کی لعنت ہے، دنیا و آخرت میں اور اللہ نے ان کیلئے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔''

اللہ عزوجل ایذا سے پاک ہے، اسے کون ایذا دے سکتا ہے۔

مگر حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی شان میں گستاخی کو اپنی ایذا فرمایا، ان آیتوں سے اس شخص پر جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بدگویوں (مثلاً جس نے بک دیا کہ لفظ داماد و خسر کا اطلاق معاذ اللہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے بے کراہت جائز ہے، ہاں! یہ الفاظ اہانت و دشنام کیلئے بھی رائج ہیں، ایسے الفاظ کو جائز ماننے والا، یا ان الفاظ کے لکھنے اور کہنے والے کی موافقت کرنے والا یا ایسے لوگوں سے راضی رہنے والا نفرت نہ کرنے والا، اور ان کو مسلمان جاننے والا نہ کہ مولوی مفتی اور محدث صغیر و کبیر وغیرہ ہی کیوں نہ ہو۔) سے محبت کا برتاؤ کرے،

سات کوڑے ثابت ہوئے۔

1.... وہ ظالم ہے۔

2.... گمراہ ہے۔

3.... کافر ہے۔

4.... اس کیلئے دردناک عذاب ہے۔

5.... وہ آخرت میں ذلیل و خوار ہوگا۔

6.... اس نے اللہ واحد قہار کو ایذا دی۔

7.....۞ اس پر دونوں جہاں میں خدا کی لعنت ہے۔

و العیاذ باللہ تعالیٰ

اے مسلمان اے مسلمان! اے امتی سید الانس والجان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! خدارا ذرا انصاف کر، وہ سات بہتر ہیں جو ان (گستاخوں داماد و خسر کہنے والے) لوگوں سے یکلخت ترک علاقہ کر دینے پر ملتے ہیں، کہ دل میں ایمان جم جائے، اللہ مدد گار ہو، جنت مقام ہو، اللہ والوں میں شمار ہو، مرادیں ملیں، خدا تجھ سے راضی ہو، تو خدا سے راضی ہو، یا یہ سات بھلے ہیں، جو ان لوگوں سے تعلق لگا رہنے پر پڑیں گے، کہ ظالم، گمراہ، کافر، جہنمی ہو، آخرت میں خوار ہو، اللہ کو ایذا دے، اللہ دونوں جہان میں لعنت کرے، ہیہات ہیہات کون کہہ سکتا ہے کہ یہ سات اچھے ہیں، کون کہہ سکتا ہے کہ وہ سات چھوڑنے کے ہیں۔

مگر جان برادر! خالی یہ کہہ دینا تو کام نہیں دیتا وہاں تو امتحان کی ٹھہری ہے، ابھی آیت سن چکے، "الم احسب الناس" کیا اس بھلاوے میں ہو کہ بس زبان سے کہہ کر چھوٹ جاؤ گے امتحان نہ ہوگا؟

(تمہید ایمان : 9-4 ؛ اشرفی کتبخانہ اندرون دھلی دروازہ لاھور)

مسلمانو! تامل کیجئے، غور وخوص سے کام لیجئے کہ وہ مولوی کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں صریح اہانت کرے اور اعلانیہ گالیاں دے، اور لکھ دے کہ یہ الفاظ اہانت و دشنام کیلئے بھی رائج ہیں، اور مسلمانوں کو قعر ہلاکت میں پھینکنے کیلئے ان الفاظ کا استعمال بے کراہت جائز کہے اور جو الفاظ اہانت و دشنام کیلئے رائج ہوں، پھر معاذ اللہ حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے جائز؟ مزید براں اپنے فتویٰ میں اس عبارت کو لکھتا اور اس کی تشہیر کرتا ہے۔

واضح ہو کہ علماء میں گستاخ رسول علماء بھی ہوتے ہیں (جو کہ علماء سوء کے نام سے معروف ہیں) عامۃ الناس صحیح العقیدہ ہوتے ہیں، حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسے گستاخ مولویوں، مفتیوں اور محدث صغیر وکبیر کی بابت فرمایا ہے کہ :

"جب آخر زمانے میں جب لوگوں میں نظریاتی اختلافات رونما ہو جائیں تو دیہاتی لوگوں اور عورتوں کے عقائد پر کاربند ہو جانا، اس لیے کہ غیر تعلیم یافتہ دیہاتی مرد اور عورتیں عموماً علماء کی بداعتقادیوں اور تخریب کاریوں سے محفوظ ہوتے ہیں۔"

(جامع صغیر : اول ؛ 33)

ارشاد رب العلمین

چنانچہ ایسے ہی مولویوں، مفتیوں اور محدث کبیر وصغیر کی بابت اللہ واحد قہار فرماتا ہے :

وَلَقَدْ ذَرَأْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيراً مِّنَ الْجِنِّ وَالإِنسِ لَهُمْ قُلُوبٌ لَّا يَفْقَهُونَ بِهَا وَلَهُمْ أَعْيُنٌ لَّا يُبْصِرُونَ بِهَا وَلَهُمْ آذَانٌ لَّا يَسْمَعُونَ بِهَا أُوْلَـئِكَ كَالأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ أُوْلَـئِكَ هُمُ الْغَافِلُونَ (الاعراف : 179)

''اور بے شک ہم نے جہنم کیلئے پھیلا رکھے ہیں بہت سے جن اور آدمی' ان کے وہ دل ہیں جن سے حق نہیں سمجھتے' اور وہ آنکھیں جن سے حق کا راستہ نہیں سوجھتے' اور وہ کان جن سے حق کی بات نہیں سنتے' وہ چوپاؤں کی طرح ہیں' بلکہ ان سے بڑھ کر بھکے ہوئے' وہی لوگ غفلت میں پڑے ہیں۔''

اور فرماتا ہے :

أَرَأَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ إِلٰهَهُ هَوَاهُ أَفَأَنتَ تَكُونُ عَلَيْهِ وَكِيلاً ☆ أَمْ تَحْسَبُ أَنَّ أَكْثَرَهُمْ يَسْمَعُونَ أَوْ يَعْقِلُونَ إِنْ هُمْ إِلَّا كَالْأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ سَبِيلاً (الفرقان : 43,44)

''بھلا دیکھو تو جس نے اپنی خواہش کو اپنا خدا بنا لیا' تو کیا تو اس کا ذمہ لے گا' یا تجھے گمان ہے کہ ان میں بہت سے کچھ سنتے یا عقل رکھتے ہیں' وہ تو نہیں مگر جیسے چوپائے' بلکہ وہ تو ان سے بھی بڑھ کر گمراہ ہیں۔'' (تمہید ایمان : 14,15)

تنبیہ جلیل

مسلمان طلب دین میں اور اصلاح عقائد کی خاطر مولویوں' مفتیوں اور محدث صغیر وکبیر کا بندۂ بیدام بن جاتا ہے' مگر یہی مولوی' مفتی اور محدث صغیر وکبیر مسلمانوں کے ایمان کو لوٹتا ہے اور گمراہ و بیدین بناتا ہے' قعر مذمت اور نار جہنم کی جانب لے جاتا ہے' انہی گمراہ گر مولویوں کی بابت قرآن کریم نے یہ احکامات جاری فرمائے' جیسا کہ پچھلی آیات مذکورہ میں ارشاد فرمایا گیا' اور امتحان کی منزل بتائی گئی' جو مسلمان بھی ان مولویوں کے فریب میں گرفتار رہا وہ جہنم میں گیا' اسلام میں جتنے بھی فرقے پیدا ہوئے' ان کے بانی مولوی ہی تو تھے' جن کو مسلمان عالم دین متین اور ہادی صراط مستقیم سمجھتا اور خود کو ان کے سپرد کر دیتا اپنا مال ومتاع یعنی دین وایمان ان لوگوں کی جھولی میں ڈال کر گمراہ ہو جاتا ہے' اللہ عزوجل نے ایسے ہی مولویوں کے متعلق فرمایا ہے کہ :

''اور بے شک ہم نے جہنم کیلئے پھیلا رکھے ہیں بہت سے جن اور آدمی' ان کے وہ دل ہیں جن سے حق نہیں سمجھتے' اور وہ آنکھیں جن سے حق کا راستہ نہیں سوجھتے' اور وہ کان جن سے حق کی بات نہیں سنتے' وہ چوپاؤں کی طرح ہیں' بلکہ ان سے بڑھ کر بھکے ہوئے' وہی لوگ غفلت میں پڑے ہیں۔''

''انہوں نے اپنی خواہش کو اپنا خدا بنا لیا' تو کیا تو اس کا ذمہ لے گا' یا تجھے گمان ہے کہ ان میں بہت سے کچھ سنتے یا عقل رکھتے ہیں' وہ تو نہیں مگر جیسے چوپائے' بلکہ وہ تو ان سے بھی بڑھ کر گمراہ ہیں۔''

ملاحظہ کیجئے

حال ہی میں کتنوں کو ان مولویوں مفتیوں اور محدث صغیر وکبیر ہی نے تو جنم دیا مثلاً نیچری' چکڑالوی' قادیانی' دیوبندی' غیر مقلد' جماعت المسلمین' تبلیغی' مودودی وغیرہم کے ماسوا جو کل تک اپنے کو اہل سنت بریلوی بلکہ بریلویوں کے علمبردار کہتے تھے' جیسے کہ گوہر شاہی' طاہری جو

طاہر القادری سے منسوب' سعیدی جو معاذ اللہ حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خاکش بدہن گنہگار کہنے والا' اسی قبیل سے ترابی فرقہ جن کے عقائد پچھلے صفحات میں مذکور' کبیری فرقہ جس کا بیان بھی گذرا' وغیرہم۔ ایسے مولویوں مفتیوں اور صغیر وکبیر کی نسبت ہی اللہ عز وجل ہی فرماتا ہے :

أَفَرَأَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ إِلَهَهُ هَوَاهُ وَأَضَلَّهُ اللَّهُ عَلَى عِلْمٍ وَخَتَمَ عَلَى سَمْعِهِ وَقَلْبِهِ وَجَعَلَ عَلَى بَصَرِهِ غِشَاوَةً فَمَن يَهْدِيهِ مِن بَعْدِ اللَّهِ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ (الجاثيه : 23)

''بھلا دیکھو تو جس نے اپنی خواہش کو اپنا خدا بنا لیا' اور اللہ نے علم ہوتے ساتے اسے گمراہ کیا' اور اس کے دل پر مہر لگا دی' اور اس کی آنکھ پر پٹی چڑھا دی تو کون اسے راہ پر لائے' اللہ کے بعد' تو کیا تم دھیان نہیں کرتے۔''

اور فرماتا ہے :

مَثَلُ الَّذِيْنَ حُمِّلُوا التَّوْرَاةَ ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوهَا كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ أَسْفَاراً بِئْسَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوا بِآيَاتِ اللَّهِ وَاللَّهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظَّالِمِيْنَ (الجمعه : 5)

''وہ جن پر توریت کا بوجھ رکھا گیا' پھر انہوں نے نہ اٹھایا' ان کا حال اس گدھے کا سا ہے جس پر کتابیں لدھی ہوں کیا بری مثال ہیں ان کی جنہوں نے خدا کی آیتیں جھٹلائیں اور اللہ ظالموں کو ہدایت نہیں کرتا۔''

اور فرماتا ہے :

وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ الَّذِى آتَيْنَاهُ آيَاتِنَا فَانسَلَخَ مِنْهَا فَأَتْبَعَهُ الشَّيْطَانُ فَكَانَ مِنَ الْغَاوِيْنَ☆ وَلَوْ شِئْنَا لَرَفَعْنَاهُ بِهَا وَلَـكِنَّهُ أَخْلَدَ إِلَى الْأَرْضِ وَاتَّبَعَ هَوَاهُ فَمَثَلُهُ كَمَثَلِ الْكَلْبِ إِن تَحْمِلْ عَلَيْهِ يَلْهَثْ أَوْ تَتْرُكْهُ يَلْهَث ذَّلِكَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُواْ بِآيَاتِنَا فَاقْصُصِ الْقَصَصَ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ☆ سَاء مَثَلاً الْقَوْمُ الَّذِيْنَ كَذَّبُواْ بِآيَاتِنَا وَأَنفُسَهُمْ كَانُواْ يَظْلِمُوْنَ☆ مَن يَهْدِ اللّهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِى وَمَن يُضْلِلْ فَأُوْلَـئِكَ هُمُ الْخَاسِرُوْنَ☆ (الاعراف : 175,178)

''انہیں پڑھ کر سنا خبر اس کی جسے ہم نے اپنی آیتوں کا علم دیا تھا' وہ ان سے نکل گیا' تو شیطان اس کے پیچھے لگا کہ گمراہ ہو گیا' اور ہم چاہتے تو اس علم کے باعث اسے گرے سے اٹھا لیتے' مگر وہ تو زمین پکڑ گیا' اور اپنی خواہش کا پیرو ہو گیا' تو اس کا حال کتے کی طرح ہے' تو اس پر حملہ کرے تو زبان نکال کر ہانپے' اور چھوڑ دے تو ہانپے یہ ان کا حال ہے' جنہوں نے ہماری آیتیں جھٹلائیں' تو ہمارا یہ ارشاد بیان کر' کہ شاید لوگ سوچیں' کیا برا حال ہے ان کا جنہوں نے ہماری آیتیں جھٹلائیں' اور اپنی ہی جانوں پر ستم ڈھاتے تھے' جسے خدا ہدایت کرے' وہی راہ پائے' اور جسے گمراہ کرے تو وہی سراسر نقصان میں ہیں۔''

یعنی ہدایت کچھ علم پر نہیں خدا کے اختیار ہے' یہ آیتیں ہیں اور حدیثیں جو گمراہ عالموں کی مذمت میں ہیں' ان کا تو شمار ہی نہیں'

یہاں تک کہ ایک حدیث میں ہے، دوزخ کے فرشتے بت پرستوں سے پہلے انہیں پکڑیں گے، یہ کہیں گے کیا ہمیں بت پوجنے والوں سے بھی پہلے لیتے ہو، جواب ملے گا :

لیس من یعلم کمن لا یعلم

''جاننے والے اور انجان برابر نہیں ۔''

(حدیث طبرانی نے معجم کبیر اور ابونعیم نے حلیہ میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی ﷺ نے فرمایا)

بھائیو! عالم کی عزت تو اس بنا پر تھی کہ وہ نبی کا وارث ہے، نبی کا وارث وہ جو ہدایت پر ہو، اور جو گمراہی پر ہے تو نبی کا وارث ہوا یا شیطان کا ؟ اس وقت اس کی تعظیم نبی کی تعظیم ہوتی اب اس کی تعظیم شیطان کی تعظیم ہوگی ۔

یہ اس صورت میں ہے کہ عالم کفر سے نیچے، کسی گمراہی میں ہو جیسے بد مذہبوں کے علماء پھر اس کا کیا پوچھنا جو خود کفر شدید میں ہو، (جیسے صاف الفاظ میں محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین کی اور لکھ دیا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو معاذ اللہ داماد وخسر کہنا بے کراہت جائز ہے پھر گستاخی کو گالی کے ساتھ اعلان کرتا ہے کہ الفاظ داماد وخسر لغت وعرف میں بیان رشتہ کے لئے آتے ہیں ہاں اہانت اور دشنام کے لیے بھی ان کا استعمال رائج ہے دیکھو کیسی صریح گالی دے کر اس پر فخر کے ساتھ اعلان کرتا ہے یہ الفاظ دشنام گالی کے لیے بھی رائج ہیں) اسے عالم دین جاننا ہی کفر ہے، نہ کہ عالم دین جان کر اس کی تعظیم ۔ بھائیو! علم اس وقت نفع دیتا ہے، کہ دین کے ساتھ ہو ورنہ پنڈت یا پادری کیا اپنے یہاں کے عالم نہیں، ابلیس کتنا بڑا عالم تھا، پھر کیا کوئی مسلمان اس کی تعظیم کرے گا، اسے تو معلم الملکوت کہتے ہیں، یعنی فرشتوں کو علم سکھاتا تھا، جب سے اس نے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم سے منہ موڑا حضور کا نور کہ پیشانی آدم علیہ السلام میں رکھا گیا اسے سجدہ نہ کیا اس وقت سے لعنت ابدی کا طوق اس کے گلے میں پڑا (تفسیر کبیر امام فخر الدین رازی جلد دوم صفحہ 455 زیر قولہ تعالیٰ

تلک الرسل فضلنا ان الملٰئکۃ امروا با لسجود لا دم لا جل ان نور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی جبھۃ ادم — تفسیر نیشا پوری جلد ۳ صفحہ ۷

سجود الملٰئکۃ لادم انما کان لاجل نور محمد صلی اللہ علیہ وسلم الذی کان فی جبھتہ

دونوں عبارتوں کا حاصل یہ ہے کہ فرشتوں کا آدم کو سجدہ کرنا اس لئے تھا کہ ان کی پیشانی میں نور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تھا) دیکھو جب سے اس کے شاگردان رشید اس کے ساتھ کیا برتاؤ کرتے ہیں ہمیشہ اس پر لعنت بھیجتے ہیں ہر رمضان میں مہینہ بھر اسے زنجیروں میں جکڑتے ہیں قیامت کے دن کھینچ کر جہنم میں دھکیلیں یہاں سے علم کا جواب بھی واضح ہو گیا اور استاذی کا بھی۔ (تمہید ایمان صفحہ : 18,20)

عزیزان ملت! وہ حدیث بھی آپ نے مطالعہ فرمائی جس میں ابونعیم نے حلیہ میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ :

''دوزخ کے فرشتے بت پرستوں سے پہلے ان گمراہ گر مولویوں کو پکڑیں گے......الخ''

جس سے معلوم ہوا کہ یہ گمراہ گر مولوی اور مفتی وغیرہ بت پرستوں سے بھی بدتر ہیں ایسے لوگوں کی بابت اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو ہدایت فرماتا ہے :

قَدْ كَانَتْ لَكُمْ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِي إِبْرَاهِيمَ وَالَّذِينَ مَعَهُ إِذْ قَالُوا لِقَوْمِهِمْ إِنَّا بُرَءَاؤُا مِنكُمْ وَمِمَّا تَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ كَفَرْنَا بِكُمْ وَبَدَا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةُ وَالْبَغْضَاءُ أَبَداً حَتَّى تُؤْمِنُوا بِاللَّهِ وَحْدَهُ إِلَّا قَوْلَ إِبْرَاهِيمَ لِأَبِيهِ لَأَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ وَمَا أَمْلِكُ لَكَ مِنَ اللَّهِ مِن شَيْءٍ رَّبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَإِلَيْكَ أَنَبْنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ☆رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلَّذِينَ كَفَرُوا وَاغْفِرْ لَنَا رَبَّنَا إِنَّكَ أَنتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ☆ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيهِمْ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِمَن كَانَ يَرْجُو اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَمَن يَتَوَلَّ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ (الممتحنة : 4,6)

''بے شک تمہارے لئے اچھی پیروی تھی' ابراہیم اور اس کے ساتھ والوں میں جب انہوں نے اپنی قوم سے کہا بیشک ہم بیزار ہیں تم سے اور ان سے جنہیں اللہ کے سوا پوجتے ہو ہم تمہارے منکر ہوئے' اور ہم میں اور تم میں دشمنی اور عداوت ظاہر ہوگئی ہمیشہ کیلئے' جب تک تم ایک اللہ پر ایمان نہ لاؤ مگر ابراہیم کا اپنے باپ سے کہنا کہ میں ضرور تیری مغفرت چاہوں گا اور میں اللہ کے سامنے تیرے کسی نفع کا مالک نہیں' اے رب ہم نے تجھی پر بھروسہ کیا اور تیری ہی طرف رجوع لایا اور تیری ہی طرف پھرنا ہے' اے ہمارے رب ہمیں کافروں کی آزمائش میں نہ ڈال اور ہمیں بخش دے' اے ہمارے رب' بے شک تو ہی عزت و حکمت والا ہے' بے شک تمہارے لیے ان میں اچھی پیروی تھی اسے جو اللہ پر پچھلے دن کا امیدوار ہو' اور جو منہ پھیرے تو بیشک اللہ ہی بے نیاز ہے' سب خوبیوں سراہا۔''

اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسلمانوں کو نصیحت فرماتے ہیں :

''یعنی وہ جو تم سے یہ فرمارہا ہے' کہ جس طرح میرے خلیل اور ان کے ساتھ والوں نے کیا کہ میرے لئے اپنی قوم کے صاف دشمن ہوگئے اور تنکا توڑ کر ان سے جدائی کرلی اور کھول کر کہہ دیا کہ ہم سے تم سے کچھ علاقہ نہیں ہم تم سے قطعی بیزار ہیں۔ تمہیں بھی ایسا ہی کرنا چاہئے یہ تمہارے بھلے کو تم سے فرمارہا ہے' مانو تو تمہاری خیر ہے' نہ مانو تو اللہ کو تمہاری کچھ پرواہ نہیں جہاں وہ میرے دشمن ہوئے' ان کے ساتھ تم بھی سہی' میں تمام جہاں سے غنی ہوں تمام خوبیوں سے موصوف' جل وعلا تبارک وتعالیٰ۔''

(تمہید ایمان : 18)

غور طلب یہ امر ہے کہ وہ کفار تو خود گمراہ بیدین کافر تھے' یہ مولوی اور مفتی وغیرہ مسلمانوں کو معاذ اللہ گمراہ و بیدین کرتے اور حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں اہانت اور دشنام کے الفاظ جائز بتا کر کافر بناتے' تو کتنا فرق ہوا ان کفار اور ان مولویوں میں' جو مسلمانوں کو اسلام سے نکال کر کفر کی طرف لے جارہے ہیں۔ العیاذ باللہ تعالیٰ

دین وایمان محمد رسول اللہ ﷺ کی تعظیم کا نام ھے

اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے :

لِتُؤْمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَتُعَزِّرُوهُ وَتُوَقِّرُوهُ

یہ رسول کا بھیجنا کس لئے، خود ہی ارشاد فرماتا ہے۔ اس لئے کہ تم اللہ ورسول پر ایمان لاؤ اور رسول کی تعظیم وتوقیر کرو، معلوم ہوا کہ دین وایمان محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم کا نام ہے، جو ان کی تعظیم میں کلام کرے اصل رسالت کو باطل وبیکار کیا چاہتا ہے، والعیاذ باللہ تعالیٰ۔" (اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ الکوکبۃ الشہابیہ:3)

محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آداب

اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے :

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ☆يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوا لَهُ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ أَنْ تَحْبَطَ أَعْمَالُكُمْ وَأَنْتُمْ لَا تَشْعُرُونَ☆إِنَّ الَّذِينَ يَغُضُّونَ أَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ أُولَئِكَ الَّذِينَ امْتَحَنَ اللَّهُ قُلُوبَهُمْ لِلتَّقْوَى لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ عَظِيمٌ☆إِنَّ الَّذِينَ يُنَادُونَكَ مِنْ وَرَاءِ الْحُجُرَاتِ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ ☆ وَلَوْ أَنَّهُمْ صَبَرُوا حَتَّى تَخْرُجَ إِلَيْهِمْ لَكَانَ خَيْرًا لَهُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ☆ (الحجرات : 1,5)

"اے ایمان والو اللہ اور اس کے رسول سے آگے نہ بڑھو اور اللہ سے ڈرو بیشک اللہ سنتا جانتا ہے (غور طلب یہ امر ہے کہ اللہ واحد قہار سے آگے کون بڑھ سکتا ہے، رسول سے تقدیم کرنا اللہ جل جلالہ سے آگے بڑھنا ہے، اس سے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عظمت وشان بیان فرماتا ہے) اے ایمان والو! اپنی آوازیں اونچی نہ کرو اس غیب بتانے والے نبی کی آواز سے اور ان کے حضور چلاّ کر نہ کہو جیسے آپس میں ایک دوسرے کے سامنے چلاّتے ہو، کہ کہیں تمہارے عمل اکارت نہ ہو جائیں اور تمہیں خبر نہ ہو، بیشک وہ جو اپنی آوازیں پست کرتے ہیں رسول اللہ کے پاس وہ ہیں جن کا دل اللہ نے پرہیزگاری کیلئے پرکھ لیا، ان کے لئے بخشش اور بڑا ثواب ہے، بیشک وہ جو تمہیں حجروں کے باہر سے پکارتے ہیں ان میں اکثر بے عقل ہیں، اور اگر وہ صبر کرتے یہاں تک کہ تم آپ ان کے پاس تشریف لاتے تو یہ ان کیلئے بہتر تھا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔"

ان آیات کریمہ میں اللہ ملک القدوس اپنے حبیب پاک صاحب لولاک محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عظمت وشان بیان فرمارہا ہے، اور مومنین کو ان کی تعظیم وتکریم کا حکم دیتا ہے، بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آداب واکرام سکھاتا ہے، اور ان کی تعظیم میں کوتاہی یا بیبا کی پر حکم سزا سنا رہا ہے، کہ اگر تم نے ان کی تعظیم میں کوتاہی کی اور ان کی شان کے لائق ان کی تعظیم نہ کی تو تمہارے اعمال اکارت

ہو جائیں اور تمہیں خبر بھی نہ ہوگی' اور دوسری جگہ ارشاد فرماتا ہے :

إِنَّ الَّذِينَ يُبَايِعُونَكَ إِنَّمَا يُبَايِعُونَ اللَّهَ يَدُ اللَّهِ فَوْقَ أَيْدِيهِمْ (الفتح : 10)

''(محبوب) بیشک جو لوگ تجھ سے بیعت کرتے ہیں' وہ تو اللہ ہی سے بیعت کر رہے ہیں اللہ کا ہاتھ ان کے ہاتھوں پر ہے۔''

معلوم ہوا کہ حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بیعت اللہ ہی کی بیعت ہے' اور ان اصحاب کرام کے ہاتھوں پر حضور کا ہاتھ اس کو اللہ اپنا ہاتھ فرما رہا ہے' معلوم ہوا کہ حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم اللہ جل جلالہ کی تعظیم ہے' حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایذا دینا اللہ عزوجل کو ایذا دینا ہے' اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ؎

دست احمد عین دست ذوالجلال
آمد اندر بیعت اندر قتال
سنگریزہ میزند دست جناب
ما رمیت اذ رمیت آید خطاب

اور ارشاد فرماتا ہے :

من يطع الرسول فقد اطاع الله

''جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی۔''

اس کا حاصل یہ ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا معاملہ اللہ عزوجل کا ہی معاملہ ہے' ان کی تعظیم اللہ عزوجل کی تعظیم ہے' جس نے تعظیم سے منہ موڑا اس نے اللہ کے دین کو چھوڑا' اور ارشاد فرماتا ہے :

لَا تَجْعَلُوا دُعَاءَ الرَّسُولِ بَيْنَكُمْ كَدُعَاءِ بَعْضِكُم بَعْضاً

''رسول کا پکارنا اپنے میں ایسا نہ ٹھہرالو جیسے ایک دوسرے کو پکارتے ہو۔''

اب ایک دوسرے میں باپ' مولیٰ' بادشاہ وغیرہ سب آ گئے' معلوم ہوا کہ ان کا پکارنا سب سے جدا' اور بے مثل۔ اسی لئے علماء فرماتے ہیں:

''نام پاک لیکر ندا کرنا حرام ہے' اگر روایت میں مثلاً یا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آیا ہو تو اس کی جگہ یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہے۔''

یہ آیات ادب وتعظیم کیلئے ارشاد فرمائی گئیں' اور جو اس کی پرواہ نہ کرے اور سوء ادبی کرے ان کے متعلق ارشاد فرمایا جاتا ہے :

وَلَئِن سَأَلْتَهُمْ لَيَقُولُنَّ إِنَّمَا كُنَّا نَخُوضُ وَنَلْعَبُ قُلْ أَبِاللَّهِ وَآيَاتِهِ وَرَسُولِهِ كُنتُمْ تَسْتَهْزِئُونَ☆ لَا تَعْتَذِرُوا قَدْ كَفَرْتُم بَعْدَ إِيمَانِكُمْ (التوبة : 65,66)

''اور اے محبوب اگر تم ان سے پوچھو تو کہیں گے کہ ہم تو یونہی ہنسی کھیل میں تھے تم فرماؤ کیا اللہ اور اس کی آیتوں اور اس کے رسول سے ہنستے ہو، بہانے نہ بناؤ تم کافر ہو چکے مسلمان ہو کر۔''

شان نزول

''غزوۂ تبوک کو جاتے ہوئے منافقوں نے تخلیہ میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خلاف شان کچھ کہا جب سوال ہوا تو عذر کرنے لگے، اور بولے ہم تو یونہی آپس میں ہنستے تھے اللہ تعالیٰ نے فرمایا :

قُلْ أَبِاللّٰهِ وَ آيَاتِهِ وَرَسُولِهِ

اے نبی ان سے فرما دے کیا اللہ اور اس کی آیتوں اور اس کے رسول کے معاملہ میں ٹھٹھا کرتے تھے بہانے نہ بناؤ تم کافر ہو چکے ایمان لاکر۔ ﴿تنبیہ﴾ کھلے لفظوں میں عذر تاویل مسموع نہیں آیت فرما چکی کہ بہانہ نہ بناؤ تم کافر ہو گئے۔

تنبیہ جلیل

یہاں اللہ عزوجل نے انہیں کلمات گستاخی کو وجہ کفر بتایا اور ان کے مقابل کلمہ گوئی وعذر جوئی کو مردود ٹھہرایا یہاں ان کے کفر سابق مخفی کی بحث نہیں کہ قَدْ كَفَرْتُم بَعْدَ إِيْمَانِكُمْ فرمایا، کہ مسلمان ہو کر کافر ہو گئے، نہ کہ قد کنتم کافرین تم پہلے ہی کافر تھے، نہ فرمایا۔

اور ابن ابی شیبہ وابن جریر وابن المنذر وابن حاتم وابو شیخ امام مجاہد تلمیذ خاص سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت فرماتے ہیں :

انہ قال فی قولہ تعالیٰ ولئن سالتھم لیقولن انما کنا نخوض ونلعب قال رجل من المنافقین یحدثنا محمد ان ناقۃ فلاں بوادی کذا وکذا وما یدریہ بالغیب

''یعنی کسی شخص کی اونٹنی گم ہوگئی اس کی تلاش تھی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اونٹنی فلاں جنگل میں فلاں جگہ ہے، اس پر ایک منافق بولا محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) بتاتے ہیں کہ اونٹنی فلاں جگہ ہے، محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) غیب کیا جانیں اس پر اللہ عزوجل نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی کہ کیا اللہ ورسول سے ٹھٹھا کرتے ہو بہانے نہ بناؤ تم مسلمان کہلا کر اس لفظ کے کہنے سے کافر ہو گئے۔

مسلمانو! دیکھو محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں اتنی گستاخی کرنے سے کہ وہ غیب کیا جانیں کلمہ گوئی کام نہ آئی، اور اللہ تعالیٰ نے صاف فرما دیا کہ بہانے نہ بناؤ تم اسلام کے بعد کافر ہو گئے۔'' (اعلیحضرت رضی اللہ عنہ تمہید ایمان :23)

مظہر ذات

اللہ جل مجدہ نے حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مظہر ذات اور مظہر صفات کمال بنایا' اور اپنی برہان فرمایا' کما قال تعالیٰ ....:

يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَكُم بُرْهَانٌ مِّن رَّبِّكُمْ (النساء : 174)

''اے لوگو بیشک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے واضح دلیل آئی۔''

اور دلیل کہتے ہیں اس کو جو دلالت کرے ذات پر اور ذات مجموعہ صفات کمال ہے' اور حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مظہر ذات ہیں جو صفت کمال کی جامع ہے' منافقین نے صرف ایک صفت علم غیب میں کلام کیا' اللہ عزوجل نے فرمایا :

قَدْ كَفَرْتُم بَعْدَ إِيمَانِكُمْ

تم مسلمان ہو کر کافر ہوئے' جب ایک علم غیب میں کلام کرنے پر اللہ عزوجل نے ان کو کافر قرار دیا یہ محدث تو ذات اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں کلام کرے اور وہ الفاظ جو اہانت و دشنام کیلئے رائج ہیں ان کو حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے استعمال کو خاکش بدہن بے کراہت جائز لکھتا ہے' اور دعویٰ محدث کبیر اور ممتاز الفقہاء کا رکھتا ہے' اب بنظر غائر اس کی عبارت کو ملاحظہ فرمایئے اور اس کی حدیث دانی اور فقاہت کا تماشہ دیکھئے اس کی وہ عبارت یہ ہے' لکھتا ہے :

''حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی مدح اور حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ان کے قرب رشتہ کے بیان کے طور پر انہیں داماد رسول کہنے میں نہ اہانت سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے اور نہ ایہام تحقیر اس لئے بطور تعارف وتعریف اس اضافت سے لفظ داماد کا اطلاق بے کراہت جائز ہے۔''

تبصرہ

1.....❁ قرب رشتہ نہ تو سبب مدح ہے اور نہ لائق تعریف یہ کلام بالکل عبث اور باطل ہے۔

2.....❁ سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عمین کریمین (یعنی چچاؤں) سے ہیں' ان کے مقام کی بلندی اور شان کی ارجمندی محتاج بیان نہیں ان کا ذکر ہی مومنین کے قلوب کا چین وراحت ہے' برخلاف اس کے ابولہب بھی عم (چچا) ہی تو ہے' تو قرب رشتہ کی بنا پر یہ محدث کے نزدیک قابل صد احترام ہوگا؟

3.......❁ قرب رشتہ میں سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عمین سے ہیں اور ابولہب بھی' تو کیا قرب رشتہ کی بنا پر محدث ابولہب کی تعظیم و توقیر کرے گا' اگر وہ کہتا ہے کہ ''نہیں وہ ایمان ہی نہیں لایا' مشرک تھا۔ ہم کہتے ہیں اگر وہ ایمان لاتا تو لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اقرار کرتا۔

جب محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رسالت کو اقرار کرتا تو ان کی غلامی کا طوق زیب گلو ہوتا یا نہیں؟ حاصل کلام یہ کہ اصل رشتہ تو

سرکار ابد قرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے غلامی اور بندگی کا ہے، معلوم ہوا کہ ما سوائے غلامی و بندگی کے کوئی رشتہ نہیں، جو ان کی غلامی اور بندگی میں سبقت لے گیا اس کا اسی اعتبار سے منصب و مرتبہ بڑھ گیا۔

4.....۞ داماد کہنے میں مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کی توہین ہے، محدث کے بیان کردہ رشتے کے ذکر میں ابو العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی شامل اور ان کے بعد اس کا حصہ عتبہ اور عتیبہ کو بھی حاصل ہے تو محدث کیلئے عتبہ اور عتیبہ کی بھی فضیلت ثابت۔

5.....۞ سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم خلفاء راشدین میں شامل، یہ امیر المومنین بھی ہیں اور خلیفۃ المسلمین بھی ہیں، جو مرتبہ ان کا ہے، وہ ان کے غیر کا نہیں، محدث نے اس کو نظر انداز کر کے ان کی توہین کی۔

6.....۞ جو نسبت حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کو وہ لوگ دیتے ہیں، جس کو وہ قرب رشتہ کہتے ہیں، وہ تو حضرت ابو العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھی حاصل ہے، تو انہوں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کو ان کے برابر لا کر کھڑا کر دیا، حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم خلفاء راشدین میں ہیں، جو کہ صحابہ کرام رضوان تعالیٰ علیہم اجمعین میں سب سے افضل درجہ ہے اس کے بعد اہل بیت اطہار رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا دوسرا درجہ، پھر عشرہ مبشرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم تیسرے درجے پر ہیں، پھر صحابہ مجتہدین کا درجہ جو چوتھے درجے پر ہیں، مگر ابو العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام عشرہ مبشرہ اور صحابہ مجتہدین میں بھی نہیں وہ پانچویں درجے پر عام صحابہ کرام میں داخل ہیں، پس تم نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کو خلافت راشدہ سے نکالا اور اہل بیت کرام میں بھی نہ گنا اور عشرہ مبشرہ سے بھی قطع تعلق کر کے چوتھے درجے پر صحابہ مجتہدین سے خارج کر کے پانچویں درجے پر حضرت ابو العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ کھڑا کر دیا۔

گویا تم نے خلافت راشدہ سے قطع نظر کر کے عام صحابہ کرام میں انہیں شامل کر کے ان کی توہین کی اور ضرور کی، وہ تو خلفائے راشدین میں شامل ہیں، جو حضرات صحابہ کرام میں سب سے افضل واعلیٰ مرتبہ و مقام ہے۔ تم نے اس فضیلت کبریٰ سے ان کو جدا کر کے ان کو درجہ پنجم میں عام صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں شامل کر کے ان کی توہین کی اور ضرور کی۔

7......۞ داماد بیٹی کا شوہر ہوتا ہے، اور بیوی کے باپ کو خسر کہتے ہیں اب دیکھئے کہ العیاذ باللہ مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خسر کتنے تھے۔

مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کی ازواج جو سیدتنا فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بعد نکاح میں آئیں وہ یہ ہیں :

اول	۞.....	ام البینن بنت حرام کلابیه
دوم	۞.....	لیلیٰ بنت مسعود بن خالد تمیمیه
سوم	۞.....	اسماء بنت عمیس حثعیه
چهارم	۞.....	امامه بن ابی العاص بن الربیع
پنجم	۞.....	خولا بنت جعفر

ششم ..... صهبا بنت ربيعه

هفتم ..... سعد بنت عروه بن مسعود ثقفيه

هشتم ..... مخبه بنت امراء القيس برى

8..... سیدتنا فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بعد آٹھ بیبیاں ان کے نکاح میں آئیں' اور داماد کو فضل واکرام حاصل ہوتا ہے' بیوی کے والد یعنی خسر سے تو مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم پر ان آٹھ کو فضیلت وکرامت دی' یہ مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کی محدث کبیر نے کھلی توہین کی یا نہیں' کی اور ضرور کی۔

9..... محدث جن الفاظ کو مدح اور تعارف وتعریف لکھتے ہیں ان ہی الفاظ کی توضیح وتشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں :

''لغت وعرف میں یہ الفاظ (داماد وخسر) بیان رشتہ کیلئے آتے ہیں' ہاں! اہانت ودشنام کیلئے بھی ان کا استعمال رائج ہے' مگر اس استعمال کیلئے قرینہ ضروری ہے۔''

10..... معلوم ہوا کہ محدث کے نزدیک مدح بمعنی اہانت اور تعارف وتعریف بمعنی گالی دینا ہے' تحقیر تو کجا موہم تحقیر بھی نہیں مانتا۔

11..... گویا یہ کہتے ہیں کہ اہانت کرو اور خوب گالیاں دو (العیاذ باللہ تعالیٰ) مگر قرینہ سے دو کہ باتوں باتوں میں جتنی چاہو گالیاں دے جاؤ ؎

اہانت کرو گالیاں دو مگر قرینہ سے
مردود یہ مراد کس آیت خبر کی ہے

قرینہ ملاحظہ ہو

صدر الافاضل مولینا نعیم الدین صاحب علیہ الرحمہ لاتقولوا راعنا کے متعلق فرماتے ہیں کہ :

''جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صحابہ کرام کو کچھ تعلیم وتلقین فرماتے تو وہ کبھی کبھی درمیان میں عرض کرتے راعنا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے معنی یہ تھے کہ یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے حال کی رعایت فرمائیے یعنی کلام اقدس کو اچھی طرح سمجھ لینے کا موقع دیجئے یہود کی لغت میں یہ کلمہ سوء ادب کے معنی رکھتا تھا انہوں نے اس نیت سے کہنا شروع کیا حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہود کی اصطلاح سے واقف تھے آپ نے ایک روز یہ کلمہ ان کی زبان سے سن کر فرمایا اے دشمنان خدا تم پر اللہ کی لعنت اگر اب میں نے کسی کی زبان سے یہ کلمہ سنا اس کی گردن ماردوں گا یہود نے کہا ہم پر تو آپ برہم ہوتے ہیں مسلمان بھی تو یہی کہتے ہیں۔''

یہ تھا قرینہ کہ وہ یہود قرینہ سے گالیاں دیتے تھے' اسی قرینہ کی تاکید محدث صاحب فرما رہے ہیں۔

12...... توضیح کلام اللہ علیم وحکیم جل جلالہ ارشاد فرماتا ہے :

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لاَ تَقُولُوا رَاعِنَا وَقُولُوا انظُرْنَا وَاسْمَعُوا وَلِلكَافِرِينَ عَذَابٌ أَلِيمٌ (البقرة : 104)

''اے ایمان والو! راعنا نہ کہو اور یوں عرض کرو کہ حضور ہم پر نظر رکھیں اور پہلے ہی بغور سنو اور کافروں کیلئے دردناک عذاب ہے۔''

جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صحابہ کرام کو کچھ تعلیم وتلقین فرماتے تو وہ کبھی کبھی درمیان میں عرض کرتے راعنا یارسول اللہ، یعنی یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم ہمارے حال کی رعایت فرمایئے۔

کلام میں کلام

یہودی جب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر آتے تو کلمہ راعنا ہی کہتے مگر اس میں کچھ تغیر کر کے قرینہ سے کہتے، اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے :

مِّنَ الَّذِينَ هَادُوا يُحَرِّفُونَ الْكَلِمَ عَن مَّوَاضِعِهِ وَيَقُولُونَ سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا وَاسْمَعْ غَيْرَ مُسْمَعٍ وَرَاعِنَا لَيًّا بِأَلْسِنَتِهِمْ وَطَعْناً فِي الدِّينِ وَلَوْ أَنَّهُمْ قَالُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا وَاسْمَعْ وَانظُرْنَا لَكَانَ خَيْراً لَّهُمْ وَأَقْوَمَ وَلَكِن لَّعَنَهُمُ اللّهُ بِكُفْرِهِمْ فَلاَ يُؤْمِنُونَ إِلاَّ قَلِيلاً

''کچھ یہودی کلاموں کو ان کی جگہ سے پھیرتے ہیں اور کہتے ہیں ہم نے سنا اور نہ مانا اور سنیئے آپ سنائے نہ جائیں اور راعنا کہتے ہیں، زبانیں پھیر کر اور دین پر طعنہ کیلئے اور اگر وہ کہتے ہم نے سنا اور مانا اور حضور ہماری بات سنیں اور حضور ہم پر نظر فرمائیں، تو ان کیلئے بھلائی اور راستی میں زیادہ ہوتا، لیکن ان پر تو اللہ نے لعنت کی ان کے کفر کے سبب تو یقین نہیں رکھتے مگر تھوڑا۔''

تبصرہ

اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں :

''کچھ یہودی جب دربار نبوت میں حاضر آتے۔ اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کچھ عرض کرنا چاہتے تو یوں کہتے سنیئے آپ سنائے نہ جائیں، جس سے ظاہر تو دعا ہوتی یعنی حضور کو کوئی ناگوار بات نہ سنائے، اور دل میں بددعا کا ارادہ کرتے کہ سنائی نہ دے، اور جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کچھ ارشاد فرماتے، اور یہ بات سمجھ لینے کے لئے مہلت چاہتے تو راعنا کہتے جس کا ایک پہلوئے ظاہر یہ کہ ہماری رعایت فرمایئے اور مراد خفی رکھتے رعونت والا۔ اور بعض کہتے ہیں زبان دبا کر راعینا کہتے یعنی ہمارا چرواہا، جب پہلودار بات دین میں طعنہ ہوئی تو صریح صاف کتنا سخت طعنہ ہوگی، بلکہ انصاف کیجئے تو ان باتوں کا صریح بھی ان کلمات کی شناعت کو نہ پہنچتا، بہرا ہونے کی دعا یا رعونت یا بکریاں چرانے کی طرف نسبت کو ان الفاظ سے کیا نسبت۔'' (تمہید ایمان : 25,26)

غور طلب یہ امر ہے کہ اول کلمہ راعنا یہود کی لغت میں سوء ادبی کا معنی رکھتا تھا صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم جو نہایت احترام سے عرض کرتے راعنا ان کو راعنا کہنے کی ممانعت۔

دوم یہودی راعنا کہتے مگر زبان پھیر کر کلام کو اس کی جگہ سے بدل کر راعینا کہتے جو کلمہ راعنا سے قطعاً بیگانہ اس کی بنا پر صحابہ کرام کو راعنا کہنے کی ممانعت۔

سوم کلمہ راعنا میں کوئی پہلو اہانت و گستاخی کا نہ تھا، مگر اس سے یہود کو اہانت کی ایک راہ ملتی جس کی بنا پر وہ زبان دبا کر کلمہ کو بدلتے لہٰذا ممانعت کردی۔

جب پہلودار بات دین میں طعنہ ہوئی تو جو لوگ صریح الفاظ میں اقرار کریں کہ لفظ دا ما دوسرا اہانت ودشنام کیلئے بھی رائج مانیں اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے اس کا استعمال بے کراہت جائز قرار دیں، یہ لوگ جو ان الفاظ کو حق جانتے ہیں اور کہنے والوں کو اپنا مقتدا مانتے ہیں وہ سارے یہودیوں سے بھی بدتر کافر ہیں، کیونکہ وہ حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حق میں اہانت کرنا اور گالی دینا جائز مانتے ہیں ان کا حکم سنئے، امام مذہب حنفی سیدنا امام ابو یوسف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کتاب الخراج میں فرماتے ہیں :

ایما رجل مسلم سب رسول اللہ ﷺ او کذبه او عابه او تنقیصه فقد کفر باللہ تعالیٰ دیانت منه امراته

''جو شخص مسلمان ہوکر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دشنام (گالی) دے یا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف جھوٹ کی نسبت کرے، یا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کسی طرح کا عیب لگائے یا کسی وجہ سے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان گھٹائے وہ یقیناً کافر اور اللہ تعالیٰ کا منکر ہو گیا، اس کی جورو اس کے نکاح سے نکل گئی۔''

چنانچہ اللہ واحد قہار نے قرآن کریم کی متعدد آیات میں ان نام نہاد مولویوں اور مفتیوں کی مذمت فرمائی، اور ایسے گمراہ گر اور کفر ساز مولویوں کو مولوی تو کجا مسلمان سمجھنا ہی کفر ہے اور جو ایسے کافر گر مولویوں مفتیوں کو مولوی اور عالم دین سمجھ کر ان کی تعظیم کرے وہ بھی کافر، بلکہ جو ان کافر گروں کو مسلمان سمجھے وہ بھی کافر ہے، کیونکہ اس نے حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حق میں اہانت کرنا اور گالی دینا جائز رکھا اور مسلمانوں کو اس اہانت و گستاخی پر جری کیا اور کفر کو اسلام سمجھا اور کفر کو اسلام سمجھنا یقیناً کفر ہے، لہٰذا ایسے مولویوں مفتیوں سے نفرت وعداوت رکھنا اور دور رہنا ضروری ہے اس کی صحبت کو سم قاتل سے زیادہ مضر جانے واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

تنبیه جلیل

یہودی دل میں اہانت کے ارادہ سے یہ کلمات کہا کرتے، تو اس وقت دربار رسالت آنکھوں کے سامنے موجود تھا اور سلسلہ وحی کا جاری تھا چنانچہ اللہ حی قیوم نے بذریعہ وحی ان کے فریب کا پردہ چاک کردیا اب کونسی ایسی عدالت ہے جس میں اس امر کا فیصلہ کرنے کی بابت وحی نازل ہو، اب جو بھی گستاخی کرے وہ نیت (کہ دل کے ارادے کا نام ہے) کو حیلہ نہیں بنا سکتا اس لئے کہ دربار رسالت اب آنکھوں کے سامنے نہیں سوائے اس کے

کوئی چارہ نہیں کہ جو گستاخی کا مرتکب ہو اس کو گستاخ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قرار دیکر اس کی تکفیر کر کے مسلمانوں سے جدا کر دیا جائے۔

اللہ عزوجل اس مختصر رسالہ کو شرف قبولیت عطا فرمائے اور مسلمانوں کیلئے رشد و ہدایت کا سبب بنائے، اور گمراہی اور بیدینی سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے، اور دنیا و آخرت کی نعمتوں برکتوں سے مالا مال بنائے، آمین یارب العٰلمین۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْم وَ تُبْ عَلَیْنَا اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْم وَ صَلَی اللّٰہُ تَعَالیٰ عَلیٰ خَیْرِ خَلْقِہٖ وَ نُوْرِ عَرْشِہٖ وَزِیْنَۃِ فَرْشِہٖ وَ قَاسِمِ رِزْقِہٖ سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْن

سگ بارگاہ رضا......فقیر محمد عبدالوہاب خاں القادری الرضوی غفرلہ

روز جان افروز دوشنبہ......11 محرم الحرام 1426ھ مطابق 21 فروری 2005ء

☆..........☆

منقبت حضور شہزادۂ اعلیٰحضرت رضی اللہ عنہ

تو شمع ولایت ہے انوار جدا گانہ — اے مفتی اعظم ہند سنی تیرا پروانہ
اعلان رضا کا ہے اس شان کے مالک ہو — یہ تو ہے ولی لوگو! فیض اس سے سبھی پانا
اس عشق رسالت کی خوشبو سے جو مہکایا — اس ذوق محبت پر قربان ہو دیوانہ
ملتے ہی نہیں دیکھا کفار و حکومت سے — کیا پاس شریعت ہے کیا جلوۂ شاہانہ
اقوال رضا سے ہے لبریز دل و دامن — بہکائے گا کیا ہم کو ابلیس کا بہکانا
پھر ایک نیا فرقہ دنیا میں پنپتا ہے — پھر تیری ضرورت ہے آقا میرے آجانا
یوں کیسے بھلا ڈالیں اقوال تمہارے ہم — گو لاکھ ستم کرلے ترابی ستم خانہ
جو تم سے ہوئے تاباں ہم ان سے ہوئے روشن — اب بھی ہے تیرا قائم انداز کریمانہ
اک تیرے خلیفہ میں باقی ہے جھلک ہے تیری — باقی تو زمانے میں ہر سمت ہے ویرانہ
کوئی بھی نہیں ساتھی تنہائی کا عالم ہے — جو تم نے دیا تھا وہ چھلکا نہیں پیمانہ
مرشد کے کرم سے ہے ایمان پہ وارفتہ — جامؔی کے رہیں قائم انداز غلامانہ

محمد جواد رضا خان جامؔی

فرمان اعلیٰحضرت عظیم البرکت رضی اللہ عنہ

امام اہلسنت مجدد دین وملت الشاہ امام احمد رضا خاں رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :

''للہ! ایک ذرا تعصب وسخن پرورہ سے جدا ہو کر تفکر کرو' تنہائی قبر و ہنگامۂ محشر کا تصور کرو' اس دن نامہ اعمال کھولے جائیں گے' اس بھڑکتی آگ کا سامنے لائیں گے' اہل سنت نجات پائیں گے' ان کے مخالف نام جہنم میں دھکے کھائیں گے' مخالفوں کے ساتھی' مخالفوں کے ساتھ ایک ہی رسی میں باندھے جائیں گے' آنریری' مجسٹریٹ' ڈپٹی کلکٹری' ججی وغیرہ کے منصب کام نہ آئیں گے' صدارت' نظامت' رکنیت وغیرہ یہ سب بکھیڑے یہیں رہ جائیں گے' ہر ایک اپنی اکیلی جان سے اپنے اعمال' اپنے ایمان سے بارگاہ عدالت میں حاضر ہوگا' ہر دل کا راز ظاہر ہوگا' کوئی جھوٹا حیلہ نہ چلے گا' بات بنانے کو راستہ نہ ملے گا' علام الغیوب سوال کرے گا' دانائے قلوب اظہار لے گا' وہاں یہ کہتے نہ بنے گی کہ ''ہم غافل تھے' کچھ مولویوں نے بہکا دیا' ہم جاہل تھے'' آج کام اپنے اختیار میں ہے' رحمت الٰہی توبہ کے انتظار میں ہے' للہ انصاف کی آنکھ کھولو! حق و باطل میزان عقل میں تولو' وہ کام کرچلو کہ بول بالا ہو' اللہ ورسول سے منہ اجالا ہو۔''

(فتاویٰ الحرمین : 53)